وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

محبت رسول ﷺ سے لبریز اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ

حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے موضوع پر (مجموعہ)

یادگار خطبات

مرتب:

حضرت مولانا محمد عمر فاروق صدیقی
فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ



محبت رسول ﷺ سے لبریز اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ



کے موضوع پر (مجموعہ)

یادگار خطبات

مرتب محمد عمر فاروق صدیقی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

حافظ محمد عمر فاروق صدیقی

مولانا محمد عمر فاروق صدیقی نے مکتبہ اسلامیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی سے ستمبر ۲۰۰۳ء میں ایک کتاب شائع کی ''اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ حیات النبی ﷺ پر علمی، تحقیقی، مستند یادگار خطبات'' اس میں:

۱...... حضرت مولانا محمد امین اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ	کی	دو تقاریر
۲...... حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ چکوال	کی	ایک تقریر
۳...... مولانا عبدالکریم ندیم	کی	ایک تقریر
۴...... مولانا حق نواز مرحوم	کی	ایک تقریر
۵...... مولانا ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	کی	ایک تقریر
۶...... مولانا محمد منیر احمد منور کہروڑ پکا	کی	دو تقاریر
۷...... علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ	کی	ایک تقریر
۸...... مفتی مظہر حسین جھنگوی	کی	ایک تقریر
۹...... مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ	کی	ایک تقریر

شامل اشاعت ہیں۔گویا نو حضرات کی گیارہ تقاریر پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا عبدالحمید وٹو، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی تقاریر میں ضمناً عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بیان ہے۔ جب کہ باقی تمام بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل ہیں۔اس کتاب کو بھی اس مجموعہ میں شامل کر رہے ہیں۔(ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

احقر! اپنی اس حقیر کوشش کو اپنے تمام محترم و مکرم اور مشفق اساتذہ کرام کے نام منسوب کرتا ہے، جن کی شفقتوں اور دعاؤں نے بندہ کو اس میدان میں قدم رکھنے کے قابل بنایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام اساتذہ عظام کے علم و عمل اور ان کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور ان کا سایہ عاطفت عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور مجھے کار خیر کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

گر قبول افتد ...... زہے عز و شرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

اللہ جل شانہ کا ہم پر بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا...... پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب، سرور کائنات، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے امتی ہونے کا تاج پہنایا۔ پھر ہمارا مذہب اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند میں انتخاب فرما کر ہمیں دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی۔ اس پر اس رحیم و کریم ذات کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے، کم ہے۔

قرب قیامت ہے۔ ہم آج اس پرفتن دور سے گزر رہے ہیں۔ ہر طرف بے حیائی، فحاشی، عریانی کا سیلاب نظر آتا ہے۔ ہر روز ایک فتنہ اپنی نئی شکل میں نمودار ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس بات کا انکار نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ ہی میں سبائی سازش سے فتنوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ لیکن اس دور کے فتنے کچھ زیادہ خطرناک دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ اس دور کا فتنہ علانیہ قرآن و سنت کا انکار (منافقت کا لبادہ اوڑھے بغیر) کرتا تھا۔ کچھ دین کی سمجھ رکھنے والا شخص بھی سمجھ جاتا تھا کہ فلاں چیز کا انکار کر رہا ہے۔ جب کہ اس دور کا فتنہ ایک بغل میں قرآن و حدیث لے کر دوسری بغل میں گمراہی والی چھری سے قرآن و سنت کے مفہوم کو اپنی عقل پر پرکھتے ہوئے امت مسلمہ میں انتشار و افتراق کا بیج بوتا ہوا نظر آتا ہے۔ شب و روز توحید و سنت کا عنوان دے کر اہل السنت والجماعت کے نقطہ نظر اور مسلک علماء دیوبند سے ہٹ کر قرآن و حدیث کے مفہوم کو بگاڑ کر سادہ لوح عوام الناس میں پیش کرتے ہوئے پوری امت مسلمہ پر مشرک کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے دکھائی دیتا نظر آتا ہے۔

میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ کیونکہ میرے اکابرین نے (اپنی تصانیف اور) اپنے خطبات میں بہت کچھ بیان کر دیا ہے جو آپ کے سامنے میرا ترتیب دیا ہوا ''مجموعہ یادگار خطبات...... مماتیت کے آئینہ میں'' بفضلہٖ تعالیٰ آپ کو مطالعہ سے اظہر من الشمس ہو جائے گا کہ کتنا بڑا گمراہ فتنہ جو ہماری صفوں میں داخل ہو کر معتزلہ کے جراثیم

سے آلودہ عقل کا پجاری لفظ توحید کی لگام ڈالے ہوئے قرآن وسنت کے مفہوم کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔

افسوس! اس کے باوجود رحمت دوعالم ﷺ کے روضہ مقدسہ میں حیات مطہرہ اور دیگر جو اہل سنت والجماعت کے ہاں اجماعی عقائد ہیں۔ ان کو عام معمولی اختلافی مسئلہ کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مماتیت کے ہاں یہ مسئلہ توحید اور شرک کا ہے۔ جب کہ تمام اہل سنت والجماعت کے جو مسلم عقائد ہیں، ان کی تفصیل موضوع (مماتیت کی حقیقت) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ان کے گمراہانہ عقائد ہونے کے باوجود پھر بھی بعض افراد ان کو اپنی جماعت میں ساتھ ملا کر کام کرنے کو ناپسند نہیں سمجھتے۔ جب کہ ایسے افراد پر پہلے ان کے عقائد درست کرنے پر پرزور محنت کرنی چاہئے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ایسے افراد دارالعلوم دیوبند و دیگر اکابر علمائے دیوبند کے فتویٰ کے مطابق اہل سنت والجماعت سے خارج و گمراہ ہیں۔ ایسے اشخاص پہلے اپنا مسلک صحیح کریں پھر دفاع صحابہ پر کام کرنا چاہئے تاکہ نجات کی کرن نصیب ہو۔ کیونکہ عقائد صحیحہ پر ہی نجات کا دارومدار ہے۔

آج اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اہل السنت والجماعۃ علماء دیوبند کے عقائد ونظریات جو کہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہیں۔ ان کو عام کیا جائے تاکہ بزرگان علماء دیوبند کے عقائد کی صحیح ترجمانی مسلمانوں کے سامنے آجائے اور ان کے بارے میں کوئی گمراہ فرد سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی شخص علمائے دیوبند پر غلط عقائد ونظریات کا الزام لگا کر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو سکے۔ اسی بات کے پیش نظر بندہ ناچیز نے اس مقدس عنوان پر خطبات کی صورت میں مواد...... علماء کرام، طلباء عظام اور عوام الناس کے استفادہ کے لئے لانے کا ارادہ کیا جو بفضل اللہ تعالیٰ پہلی جلد آپ کے ہاتھوں گلدستہ کی شکل میں مزین ہے۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ بعض بیان پنجابی میں تھے۔ عوام الناس کی آسانی کے لئے احقر نے عام فہم انداز میں مرتب کئے ہیں۔ نیز نعرہ جات اور تکرار والے جملے حذف کر دیئے ہیں۔ نیز بعض الفاظ پنجابی میں جملے کی سجاوٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تبدیل نہیں کئے تاکہ قارئین احسن انداز میں بات کو سمجھ سکیں۔

آخر میں ان تمام دوست احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے جس صورت میں بھی تعاون کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین! اور محترم اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اپنی بساط کی حد تک کتاب کو اغلاط سے مبرا کرنے کی سعی کی گئی۔ تاہم شاید کچھ کوتاہیاں نظر آئیں تو ''بندہ تو خطا کار ہے'' اس کو مدنظر رکھتے ہوئے احقر کی راہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ جل شانہ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

آمین برحمتك یارب العالمین!

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر ۔۔۔ نسل نو سے اک یہی تو رابطے رہ جائیں گے

خادم علماء دیوبند

احقر: محمد عمر فاروق

۶/اگست ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

مرادردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد وگردم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اس دور پرفتن میں جب کہ اسلام کے خلاف ہر طرف سے سازشوں کی مسلسل یلغار ہے۔ ان سازشوں میں سے ایک خطرناک سازش یہ ہے کہ اسلام کے مسلمہ عقائد کے بارہ میں عوام کو شکوک وشبہات میں مبتلاء کیا جارہا ہے۔ ان مسلمہ عقائد میں سے حیات انبیاء کرام علیہم السلام ہے۔ اہل حق کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام انتقال کے بعد اپنے قبروں میں زندہ ہیں۔ اب کچھ "نیم ملا خطرہ ایمان" اہل حق کو بدنام کرنے کے لئے دیوبندیت کے لبادہ میں اس مسلمہ عقیدہ کو متنازعہ بنا کر عوام کو گمراہ کر کے دیوبندیت کو بدنام کرتے ہیں۔ اللہ کریم مولانا حافظ محمد عمر فاروق صدیقی صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے "یادگار خطبات" کے نام سے اس مسلمہ عقیدہ کی مفصل ومدلل وضاحت کے بارہ میں ملک کے نامور خطیبوں کی تقریروں کو جمع کر کے حسین ترتیب سے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ تحقیق کے ساتھ ساتھ عوامی انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرما کر ذریعہ ترقی دارین بنا دے۔ آمین!

حمید اللہ جان

خادم الحدیث والافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: عظیم سکالر......ابن محدث اعظم پاکستان

حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین!

اس بات پر چودہ سو برس سے امت مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ وفات کے بعد قبروں میں محفوظ ہیں اور عالم برزخ میں ان کی ارواح مقدسہ کا اجساد مبارکہ کے ساتھ تعلق بدستور قائم ہے۔ جس کی وجہ سے وہ قبر پر حاضری دینے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ مگر کچھ عرصہ سے بعض حضرات نے اس متفقہ اور اجماعی عقیدہ سے انحراف کر کے تشتت وافتراق کا بازار گرم کر رکھا ہے اور قرآن کریم کی بعض آیات کی من مانی تشریحات کے ذریعہ عام مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے میں معروف ہیں۔ اکابر علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم نے مختلف مواقع پر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ اس بارے میں وہی ہے جو قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں امت کے جمہور علماء کرام کا چلا آرہا ہے۔

عزیز محترم محمد عمر فاروق صدیقی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالہ سے دور حاضر کے چند بزرگوں کے خطبات کو مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو نئی نسل کو اس عنوان پر جمہور علماء امت کے موقف سے آگاہ کرنے کی اچھی کوشش ہے۔

اگرچہ آج کے دور میں جب کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالم استعمار کی فکری، تہذیبی اور ثقافتی یلغار عروج پر ہے اور زیادہ ضرورت ان مسائل پر کام کرنے کی ہے، جن کا تعلق اسلام اور ملت اسلامیہ کے دفاع سے ہے۔ مگر جزوی مسائل پر جب ایک طرف سے تشدد اور سختی حد سے بڑھ جائے تو دوسرے فریق کے لئے خاموش رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس ''مجموعہ خطبات'' میں بعض مواقع پر زبان اور لہجے کی شدت کو اسی ''ردعمل'' پر محمول کرنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ عقائد اور ان کی تعبیر وتشریح کے باب میں عام مسلمانوں بالخصوص نئی نسل کو بعض حلقوں کے ''تفردات'' کا شکار ہونے سے بچایا جائے اور جمہور علماء امت کے اجتماعی دھارے سے وابستہ رکھنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔ کیونکہ فتنوں کے اس دور میں سلامتی اور تحفظ کا راستہ یہی ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور امت مسلمہ کے تمام گروہوں اور طبقات کو توفیق دیں کہ وہ اپنی ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے اسلام اور ملت اسلامیہ کو عالمی استعمار کی طرف سے درپیش خوفناک چیلنج کے مقابلہ کے لئے خود کو آمادہ وتیار کرسکیں۔ آمین یارب العالمین!

ابوعمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
۱۹رجولائی ۲۰۰۳ء

تقریظ: استاذ العلماء حضرت مولانا قاری ظفر اقبال صاحب مدظلہ
(شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

(عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر یادگار خطبات) عزیزم عمر فاروق صدیقی صاحب کی نئی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عقیدہ مذکورہ مسلمات اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ اکابر اہل سنت والجماعت نے کسی وقت بھی اس عقیدہ سے تغافل نہیں برتا۔ اوّل زمانہ میں جب انہی گمراہ فرقوں نے امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ پر انکار حیات کا الزام لگایا تاکہ اپنے باطل عقیدہ کو چلاسکیں تو مسالک اربعہ کے علماء کرام نے اس کا رد کر کے امت کو اس گمراہی سے بچایا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی پاسداری اکابر علماء دیوبند سے یوں کرائی کہ اس فتنہ کے دوبارہ تازہ ہونے سے پہلے ہی اس پر ایک دستاویز جو عرب وعجم کے علمائے کرام سے مصدقہ ہے، پیش کرادی۔ جس کا نام ''المھند علی المفند'' ہے۔ ''لیھلك من ھلك عن بینة ویحی من حی عن بینه''

مستقل تصانیف کے ساتھ ساتھ اکابر نے اس مسئلہ کو اپنے خطبات کا بھی موضوع بنایا ہے۔ خطبات کے تعارف کے لئے حضرات موصوفین کا نام ہی کافی ہے۔ جن میں سے اکثر کے علمی وعملی مقام اور ان کی دینی خدمات کو لوگ جانتے ہیں۔

عزیزم شاگرد محمد عمر فاروق صدیقی صاحب نے افادہ عام کے لئے ان کو کتابی شکل دے دی ہے۔ تاکہ دور ونزدیک والے سب ان سے مستفید ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے۔ چند الفاظ فہرست دیکھ کر لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعد الطبع اصل کتاب خلائق کے لئے باعث ہدایت فرمائے۔ والسلام!

ظفر اقبال

مقدمہ

محقق اہل سنت مولانا مہر محمد میانوالوی رحمۃ اللہ علیہ
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، متخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔۔۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الدین عند اللہ الاسلام

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ دین وہی اسلام ہے جو سابق تمام ادیان کا ناسخ قرآن وسنت میں مذکور اور خاتم المرسلین والمعصومین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا تمام دنیا میں پڑھایا اور پھیلایا ہوا ہے۔ آپ سے سوا لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیکھا۔ پھر انہوں نے تابعین شاگردوں کو پڑھایا اور انہوں نے تبع تابعین رحمہم اللہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کر کے یہ محمدی امانت تمام دنیا تک پہنچا دی۔ ان تینوں طبقات (صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ) کو حضور ﷺ نے خیر القرون اور سب امت سے بہترین فرمایا ہے۔ اہل السنت والجماعت ان ہی کا نام ہے جو حضور ﷺ کی سنت خلفاء راشدین کی عظمت اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال حسنہ پر کاربند ہیں۔ جب حضور ﷺ نے یہود ونصاریٰ اور اپنی امت کے گمراہ ۷۱، ۷۲، ۷۳ فرقوں کا ذکر فرمایا تو ناجی صرف ایک جماعت کو فرمایا جو "ما انا علیہ واصحابی" (ترمذی، احمد، ابوداؤد) کا مصداق، سنت نبوی اور جماعت رسول کی تابعدار ہوگی۔ قرآن کریم بھی ان کو مومنین کہتا اور ان کے طریقہ کے خلاف چلنے والوں کو جہنم کی وعید سناتا ہے۔ "ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ" ہدایت واضح ہو چکنے کے بعد جو بھی رسول پاک ﷺ کی مخالفت کرے اور "ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم" مومنین کی راہ کے سواء اور راہ پر چلے تو اسے ہم جانے دیں گے جدھر جائے۔ پھر اسے جہنم میں پھینکیں گے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لاتعداد ارشادات میں ان کی ہی اتباع کا حکم دیتے اور مخالفین کو شیطان کا لقمہ اور دوزخ کا ایندھن بتاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں "کتاب وسنت کی پابندی" کے باب سے چار احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔۔۔۔۔ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوگا جو جماعت سے الگ ہوا دوزخ میں پھینکا گیا۔ (ترمذی)

۲۔۔۔۔۔ مسلمانوں کی بڑی اکثریت (جو قرآن وسنت کی پابند ہو) کے ساتھ چلو جو الگ ہوا دوزخ میں پھینکا گیا۔ (ابن ماجہ)

۳۔۔۔۔۔ جس نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی کی تو اسلام کی رسی گلے سے نکال دی۔ (احمد ابوداؤد)

۴۔۔۔۔۔ شیطان مسلمان کے لئے بھیڑیا ہے۔ وہ علیحدہ بکری کی طرح اسے کھا جاتا ہے تم الگ گھاٹیوں (فرقوں) سے بچو جماعت اور عام نیک مسلمانوں سے وابستہ رہو۔ (احمد)

اس لئے امت کے صلحاء، فقہاء، محدثین، مفسرین، اہل تصوف اور علماء متکلمین، اہل سنت والجماعت ہی کے طریقہ سنیہ پر چلتے اور فروعات میں تمام تر باہمی اختلافات کے باوجود، اصول دین اور عقائد سلف صالحین سے

سر مو انحراف نہیں کرتے اور اپنی نجات اور ذخیرہ ایمان و اعمال ان کی اتباع ہی کو جانتے ہیں۔

گمراہ فرقوں کی پہچان

ہر گمراہ فرقہ کی پہچان یہی ہے کہ وہ قرآن وسنت کی تشریح خود ساختہ اور اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ مسلمہ ائمہ دین اور فقہاء، مجتہدین، محدثین، مفسرین کی کلی یا اکثریتی آراء کو کوئی وقعت نہیں دیتا بلکہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ وہ چند آیات یا چند احادیث کی آڑ میں سب اکابر امت کو بلا دھڑک غیر مومن کافر مشرک گستاخ اور گمراہ کہتا ہے۔ دوسری تیسری صدی ہجری میں یہ لوگ قدری، معتزلی، جہمی، رافضی، خارجی، غالی اور بدعتی کہلاتے تھے۔ اب بھی ان ناموں کے علاوہ سبائی، نیچری، منکر حدیث پرویزی، ختم نبوت کے منکر قادیانی اور اتباع سلف صالحین سے گریزاں اتباع اہل سنت اور تقلید واعتماد خیر القرون سے انحراف کرنے والے، روافض کی بدعات اور ہندوانہ رسوم کو ہی اپنا دین وایمان اور پہچان بتانے والے...... بہت سے فرقے انگریز کے دور اقتدار میں پیدا ہو کر مسلمانوں کی عظیم اکثریت کو تتر بتر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب گمراہ فرقوں کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور قرآن وسنت میں خیر القرون کی تابعداری نصیب فرمائے۔

برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ

برصغیر کو ملتان تک گو پہلی صدی میں محمد بن قاسم نے نور اسلام سے جگمگایا، پھر تیسری، چوتھی صدی سے سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، شمس الدین التمش، خاندان تغلق، خلجی غلامان، ایبک سلاطین مغلیہ اور پھر احمد شاہ ابدالی نے پے در پے فتوحات کر کے پورے ہندوستان ۱۰۰۰ برس تک پرچم اسلام لہرائے رکھا۔ یہ سب حنفی مسلک کے پیروکار مسلمان فرمانروا تھے اور حنفی فقہاء اسلام بھی گلستان نبوت کی قرآن وسنت سے آبیاری کرتے رہے۔ نیز بیسوں اولیاء کرام رحمہم اللہ اور صوفیاء عظام کی تبلیغ وتربیت سے کروڑوں ہندو حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسلام اور مسلمانان ہند ان سب بزرگوں کا یہ احسان پر از ایمان فراموش نہیں کر سکتے۔ (رحمہم اللہ)

تاہم کسی قوم کی جبلت وفطرت میں سے تبدیلی ایک عرصہ تربیت کے بعد آتی ہے اور خاص قسم کے افراد مسلسل جانفشانی سے غیر مسلموں کی اندرونی صفائی کر پاتے ہیں۔ اس لئے بہت سے نو مسلموں سے ہندی آبادی، رسوم دور نہ ہو سکیں۔ اس محنت میں ولی سرہند حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، سلطان اورنگزیب عالمگیر پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ ولی اللہ کے چاروں صاحبزادے، آپ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید، شاہ محمد اسحاق اور سید احمد شہید بریلوی رحمہم اللہ نے تبلیغ، تعلیم وتربیت اور جہاد، ہر میدان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد زبردست قربانی سے، یہ علمی ورثہ اور ایمانی دولت دار العلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے، مقدر میں آئی اور انہوں نے ہزاروں علماء، صلحاء، مناظر، مبلغ، مجاہد، صوفی، سیاستدان تیار کر کے، قرآن وسنت کے چمنستان اور قرون اولیٰ کے اسلام کو انگریز طاغوت کی دست وبرد سے بچا لیا۔ کفر کی قید وتسلط سے آزاد، آج برصغیر کے ۶۰ کروڑ مسلمانوں کو اس پر فخر کرنا چاہئے۔

علماء دیوبند کٹر سنی ہیں

علماء دیوبند کی پہچان اور مثال صاف پانی کی طرح ہے جس میں رنگ مزہ بو نہیں ہوتی۔ انہوں نے سنت وفقہ

اور قدیم عقائد اسلام کو پورا اپنایا۔ قرآن وسنت میں مذکور فقہائے امت کی معمولی کوئی بات چھوڑی نہیں۔ ہندی رسوم اور رواجی بدعات قریب نہ آنے دیں، امت مسلمہ کو صراط مستقیم پر لگا دیا۔ منت ونذر غیر خدا کے نام پر دینے مصائب میں اسے پکارنے کا درس دیا تو قبر پرست جہلاء میں کھلبلی مچ گئی۔ دربار انگلش کے اعلیٰ حضرت نے ان پر وہابیت، گستاخی اور کفر کے الزام تراش کر حسام الحرمین جیسی بوگس کتاب لکھ ماری۔ علماء حرمین اور دیگر عرب ممالک کے مستند مفتیان کرام نے اس کی تردید وتکذیب اور علماء دیوبند کے مسلک اہل سنت والجماعت پر ہونے کی تصدیق وتائید پر جو لکھا اسے ہمارے بزرگ حضرت مولانا خلیل احمد شارح ابوداؤد (بذل المجهود عربی) صدر المدرسین جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بنام "المهند علی المفند" (ہندی تلوار بر مفتری کذاب) لکھ کر شائع کر دیا۔ کفر ٹوٹا اور اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی مسلمان سرخرو ہوئے۔ اس کتاب پر تیس اکابر علماء حرمین شریفین، پندرہ علماء مصر وشام وممالک عرب، تیئس اکابر علماء دیوبند حضرت شیخ الہند، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی ہند کفایت اللہ دہلوی اور مولانا عزیز الرحمن مفتی دار العلوم دیوبند سمیت کے دستخط ہیں۔ پھر بعد کے زندہ ومرحومین بہتر (۷۲) علماء دیوبند کی بھی تصدیق ہے جن میں مہتمم دار العلوم دیوبند قاری محمد طیب، مفتی اعظم محمد شفیع کراچوی، علامہ ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ اور رد بریلویت پر سب سے بڑے مصنف ومحقق مسلک علماء دیوبند کے متفقہ ترجمان علامہ محمد سرفراز خان صفدر شفاہ اللہ بھی شامل ہیں۔ گویا یہ کتاب مسلک علماء دیوبند کی ترجمان اور کسی بھی صحیح دیوبندی عالم دین کی پہچان ہے۔ اس سے انحراف علماء دیوبند سے ہی نہیں مسلک اہل سنت سے بھی خروج ہے۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ اس وقت کی تالیف ہے جب سعودی انقلاب اور نجدی علماء کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس میں بریلوی مسلک کی تائید ہے۔ کیونکہ حکومتوں کے انقلاب اور سیاسی نشیب وفراز میں مسلک اہل سنت میں ترمیم وتبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ باد مخالف سے اپنا رخ نہیں بدلتا۔ عہد نبوت، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ہر دور کے پابند قرآن وسنت واجماع امت کے علماء کا مصدقہ دین اسلام چلا آرہا ہے۔ خود اب کے سعودی علماء بھی حنبلی مسلک کے مقلد ہیں اور چاروں فقہیں اپنے جامعات میں پڑھا رہے ہیں۔

یہ تو پوری مقلد امت کی تضلیل کرنے والے غیر مقلدین کا پروپیگنڈہ ہے جو سعودی حکام کے حاشیہ بردار ور زلہ خوار بن کر مالی مفاد حاصل کر رہے ہیں اور ہمارے توحیدی نوجوان ان سے متاثر ہو کر مسلک علماء دیوبند سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ (حفظهم الله عن شرهم)

احقر کا مسلکی معتدل مزاج

میں علماء دیوبند اور امت میں تفریق برپا کرنے والے ان مسائل میں نہیں پڑتا۔ مجھے حضرت شیخ بنوری رحمہ اللہ نے "ملنسار اور صلح کل عالم" خصوصی سند میں لکھا ہے جو آج ہر غالی فرقہ کے ہاں گالی ہے۔ گوجرانوالہ میں حضرت قاضی شمس الدین مرحوم کے مدرسہ اور جلسوں میں شاہ (عنایت اللہ) صاحب مرحوم کی تقریریں بھی سنتا تھا، علاقہ کے میرے ایک اشاعتی دوست مولانا محمد رفیق کو جب حضرت شیخ القرآن نے ۱۹۷۲ء میں تعلیم القرآن کی ادارت کے لئے مجھے بلانے کے لئے بھیجا تو میں مسلکی اختلاف کی بناء پر سب سے پہلے بڑے استاد محترم کی خدمت میں گکھڑ پہنچا۔ آپ نے خندہ پیشانی سے مجھے اجازت دے کر فرمایا: "دین کی خدمت کرو کوئی تمہیں ہمارے خلاف

استعمال نہ کرے۔'' یہی جملہ میں نے حضرت شیخ القرآن صاحب کو آ کر سنا دیا۔ خوش ہو کر ہنسے اور فرمایا کہ: ''اس اختلاف نے علماء دیوبند کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ تم ان کے خلاف کچھ نہ لکھنا۔''

۱۹۷۲ء، ۱۹۷۳ء، ۱۹۷۴ء تا تحریک ختم نبوت احقر نے خوب اداریے اور مضامین لکھے۔ آپ نے کسی پر ناگواری نہ کی بلکہ سرگودھا کے ایک شیعہ پرچہ نے ''مولوی غلام اللہ کی شر انگیزی'' کا عنوان دے کر میرے خلاف لکھا تو مولانا نے خوش ہو کر فرمایا: ''دبی رکھو دبی رکھو۔'' یعنی ان کو خوب دبائے رکھو۔ البتہ ''اکابر علماء دیوبند کی دینی خدمات'' ایک مضمون میں جب میں نے حضرت استاذیم صوفی عبدالحمید سواتی اور مولانا سرفراز خان صفدر کی تمام تصانیف کا مفصلاً ذکر چھاپ دیا تو فرمایا: ''اس تفصیل کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ہمارے معاصر ہیں اکابر نہیں ہیں۔''

اس آپ بیتی سے مقصد یہ ہے کہ میں ملنسار اور صلح کن ہی ہوں۔ اختلاف کے باوجود رد فرق باطلہ کے فریضہ میں اکابر کے ساتھ ہوں۔ جیسے میرے مذکورہ بالا بڑے شیخ حضرت مولانا حسین علی واں بھچر وی، شاگرد گنگوہی کے مرید شاگرد تفسیر اور رد شرک و بدعت میں جمعیۃ اشاعت التوحید والسنہ کے ساتھ رہے۔ پھر مجبوراً جدا ہوئے۔ جیسے خود شیخ القرآن شاہ صاحب سے جگری دوستی کے باوجود ان کے مسلک پر نہ آسکے اور ۱۹۶۲ء میں حضرت قاری محمد طیب کی عبارت پر مولانا قاضی نور محمد آف قلعہ اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دستخط کئے اور مسلک علماء دیوبند کے منادی، نعرہ (سربکف سربلند دیوبند) کے علم بردار مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کے باوجود شیخ القرآن اور ان کے اسٹیج کو نہ چھوڑا تو رد روافض میں ان سے فی الجملہ دوستی پر جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر واصاغر مجھے بھی معذور سمجھیں۔ کالا سانپ مارنے کے لئے ہر ہتھیار کی ضرورت ہے۔ مجھے گوجرانوالہ کے برعکس اپنے علاقہ میں یہ تلخ تجربہ ہوا کہ اس جماعت کے دوا کا برتو اپنے اللہ سے جا ملے۔ اب یہ توحیدی نوجوان مختلف گروپ در گروپ ہو کر کسی کی دارو گیر سے آزاد، ہر سفید ریش پر ''انك میت وانهم میتون'' کی لاٹھی برسانے میں خود مختار اور کسی مسلمان کو سلام کہنے سننے یا اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے دور دراز رہتے ہیں۔ کیونکہ اسے مشرک اور معاذ اللہ ابوجہل کا کنبہ جانتے اور کہتے ہیں۔

چونکہ یہ اپنے خیالات کے برعکس صحاح ستہ کی ہر صحیح حدیث کو بھی قرآن کے مخالف کہہ کر جھٹلاتے ہیں کہ: ''ہم قرآن کے خلاف کوئی حدیث اور کسی عالم محدث مفسر کی بات نہیں مانتے'' کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لہٰذا میں اپنے ذوق ومزاج کے برخلاف اور اپنی تمام تصانیف کے برعکس یہاں صرف آیات قرآنی سے استدلال کر کے یہ بتاتا ہوں کہ یہ صرف شیعہ مومن کی طرح ہیں جو ساڑھے تین اہل بیت (یعنی حضرت علی، فاطمہ، حسنین رضی اللہ عنہم، حسن کو آدھا اس لئے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح و بیعت کر کے ان کی ناک کاٹ دی۔ ہر تبرا باز کہتا ہے: ''میں حسنی نہیں ہوں حسینی ہوں'') کو مان کر باقی تمام اہل بیت اور تمام صحابہ کرام کا انکار کرتے ہیں۔ سب کو غیر مومن یعنی کافر جانتے اور دوزخی مانتے ہیں۔ اس لئے وہ بغض صحابہ میں مشہور ہیں۔

اسی طرح یہ موحد بھی بریلویوں کی ضد میں آ کر (کہ وہ بھی اعلیٰ حضرت سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو اعلانیہ کافر جانتے ہیں) حتی الامکان اتباع شرع نہ چھوڑو مگر میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے، اس پر قائم رہنا ہر بڑے فرض سے بڑھ کر فرض ہے۔ (وصایا شریف) اپنے سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو مشرک کہتے ہیں اور چند آیات بے موقعہ اور سلف کی تفسیروں کے خلاف پڑھ کر سب دلائل سے روگردانی کرتے ہیں۔